روزنامہ ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 17مارچ2010ء .... 1431 ہجری 17/امان 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 60

نیک حاکم کے لئے دعا

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے یہ دعا کی-
اے اللہ جو شخص میری امت کا حاکم بنے اور ظلم کرے تو بھی اس پر سختی کر اور جو شخص نرمی کا سلوک کرے تو بھی اس سے نرمی کا سلوک کرنا-

﴿صحیح مسلم کتاب الامارہ باب فضیلة الامام العادل حدیث نمبر 3407﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

۱۵۶۔نشان۔ یہ نشان پہلے اِس سے میں نے اپنے رسالہ تذکرۃ الشہادتین کے اخیر میں لکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ اکتوبر ۱۹۰۳ء کو میں نے ارادہ کیا تھا کہ صاحبزادہ عبداللطیف اور شیخ عبدالرحمٰن صاحب کی (۔) کے بارہ میں جو نہایت ظلم سے قتل کئے گئے ایک رسالہ لکھوں جس کا نام تذکرۃ الشہادتین تجویز کیا تھا لیکن اتفاقاً مجھے درد گردہ شروع ہو گیا اور میرا ارادہ تھا کہ ۱۶/اکتوبر ۱۹۰۳ء تک وہ رسالہ ختم کرلوں کیونکہ ۱۶/اکتوبر ۱۹۰۳ء کو ایک فوجداری مقدمہ کے لئے جو ایک مخالف کی طرف سے میرے پر دائر تھا گورداسپور میں جانا ضروری تھا تب میں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ یاالٰہی میں (۔) مرحوم عبداللطیف کے لئے رسالہ لکھنا چاہتا ہوں اور درد گردہ شروع ہو گئی ہے مجھے شفا بخش اور اِس سے پہلے مجھے ایک دفعہ دس۱۰ دن برابر درد گردہ رہی تھی اور میں اس سے قریب موت ہو گیا تھا۔ اب کی دفعہ بھی وہی خوف دامنگیر ہو گیا۔ میں نے اپنے گھر کے لوگوں کو کہا کہ میں دعا کرتا ہوں تم آمین کہو۔ تب میں نے اپنی شفا کے لئے اس سخت درد کی حالت میں دعا کی اور انہوں نے آمین کہی۔ پس میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی قسم ہر ایک گواہی سے زیادہ اعتبار کے لائق ہے کہ ابھی میں نے دعا تمام نہیں کی تھی کہ میرے پر غنودگی طاری ہوئی اور الہام ہوا سَلَامٌ ...... مَیں نے اُسی وقت یہ الہام اپنے گھر کے لوگوں اور اُن سب کو جو حاضر تھے سُنا دیا۔ اور خدائے علیم جانتا ہے کہ صبح کے چھ۶ بجے سے پہلے میں بکلّی صحت یاب ہو گیا اور اُسی دن میں نے آدھی کتاب تصنیف کر لی.......... دیکھو تذکرۃ الشہادتین کا حصہ اخیر۔

﴿حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22ص 358﴾

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ برائے سال 2010ء کیلئے داخلہ فارم یکم جون تا 31 جولائی 2010ء مدرسۃ الحفظ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ داخلہ فارم مکمل کرنے کے بعد مدرسۃ الحفظ میں جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 جولائی 2010ء ہے۔ مقررہ تاریخ کے بعد کوئی فارم وصول نہیں کیا جائے گا۔ نامکمل فارم پر کارروائی ممکن نہیں ہوگی۔

فارم کے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفیکیٹ لف کریں۔

1۔ برتھ سرٹیفیکیٹ کی فوٹو کاپی
2۔ پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی

(انٹرویو کے وقت دونوں اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہیں)

نوٹ: فارم پر صدر جماعت/امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔

اہلیت:

1۔ امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ 31 جولائی 2010ء تک اس کی عمر بارہ سال سے زائد نہ ہو۔
2۔ امیدوار پرائمری پاس ہو۔
3۔ امیدوار نے قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

انٹرویو

ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 7/اگست کو صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

بیرون ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 8 اور 9/اگست کو صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

انٹرویو کیلئے امیدواران کی لسٹ مورخہ 5/اگست کو دارالضیافت کے استقبالیہ میں اور مدرسۃ الحفظ کے گیٹ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ تمام امیدواران سے درخواست ہے کہ انٹرویو کے لئے آنے سے قبل اس بات کی تسلی کر لیں کہ ان کا نام لسٹ میں شامل ہے۔ نیز مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔

﴿باقی صفحہ 8 پر﴾

مشعلِ راہ

نماز تمام سعادتوں کی کنجی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 12 دسمبر 2003ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں (۔) سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ معصوم اور محفوظ ہونا تمہارا کام نہیں ہے خدا کا ہے۔ ہر ایک نور اور طاقت آسمان سے ہی آتی ہے۔

(البدر جلد 2 نمبر 44 مورخہ 19 جون 1903ء)

تزکیہ نفس ایک ایسی شئی ہے کہ خود بخود نہیں ہو سکتا اس لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے (۔) کہ تم یہ خیال نہ کرو کہ ہم اپنے نفس یا عقل کے ذریعہ سے خود بخود مزکی بن جاویں گے۔ یہ بات غلط ہے۔ وہ خوب جانتا ہے کہ کون متقی ہے۔ (البدر جلد 2 نمبر 36 مورخہ 25 ستمبر 1903ء)

پھر فرماتے ہیں کہ:

”عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفے کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو، نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا کہ رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسے ہی باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب تم دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو۔ اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے۔ سچائی اختیار کرو، سچائی اختیار کرو کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں۔ کیا انسان اس کو بھی دھوکہ دے سکتا ہے؟ کیا اس کے آگے بھی مکاریاں پیش جاتی ہیں۔ نہایت بدبخت آدمی اپنے فاسدانہ افعال کو اس حد تک پہنچاتا ہے کہ گویا خدا نہیں۔ تب وہ بہت جلد ہلاک کیا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ بھی پروا نہیں ہوتی۔

عزیزو! اس دنیا کی مجرد منطق ایک شیطان ہے اور اس دنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے جو ایمانی نور کو نہایت درجہ گھٹا دیتا ہے اور بے باکیاں پیدا کرتا ہے اور قریب قریب دہریت تک پہنچاتا ہے۔ سو تم اس سے اپنے آپ کو بچاؤ اور ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چون و چرا کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ۔ جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچانا چاہتی ہیں ان کی طرف کان دھرو اور ان کے موافق اپنے تئیں بناؤ۔

پھر آپ نے فرمایا:

”تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو۔.......... خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آئے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔.......... تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جائے“۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12-13)

(روزنامہ الفضل 30 مارچ 2004ء)

مکرم لطف الاسلام صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ واٹفورڈ برطانیہ

جماعت واٹفورڈ کی دعوت الی اللہ مہم

لبرل ڈیموکریٹ امیدوار برائے پارلیمنٹ کا دورہ بیت الہادی

جماعت احمدیہ یو۔ کے نے اس سال سے عوام الناس کو احمدیت کے حقیقی مطلب سے آگاہ کرنے اور جماعت کا تعارف کروانے کی غرض سے ایک ملک گیر پروگرام شروع کیا ہے۔ اس سلسلہ میں لندن میں ایک سو بسوں پر اشتہارات سے مہم کا آغاز ہوا۔ گھر گھر پمفلٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ فروری میں ہارٹفورڈ شائر ریجن میں بھی جماعتوں نے پمفلٹ تقسیم کرنے کا آغاز کر دیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا منشا ہے کہ امسال دس فیصد آبادی کو احمدیت کا پیغام پہنچا دیا جائے۔ واٹفورڈ جماعت نے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے محض خدا کے فضل سے دو ہفتوں میں ایک ہزار گھروں میں پمفلٹ تقسیم کر دیئے اور یہ کام رفتہ رفتہ اس وقت تک جاری رہے گا۔ جب تک واٹفورڈ اور اس کے مضافاتی علاقوں کے ہر گھر میں احمدیت کا پیغام پہنچا نہ دیا جائے۔

اسی سلسلہ میں واٹفورڈ کی میئر محترمہ ڈوروتھی تھورن ہل (Dorothy Thornhill) کو بیت الہادی آنے کی دعوت دی گئی جو انہوں نے قبول کی اور مورخہ 15 فروری 2010ء کو شام سات بجے آپ محترمہ سال برنٹن (Sal Brinton) کے ہمراہ تشریف لائیں۔ سال برنٹن لبرل ڈیموکریٹ پارٹی کے ٹکٹ پر اس سال پارلیمنٹ کے لئے امیدوار ہیں۔

تمام ممبران جماعت اس موقعہ پر موجود تھے۔ مشن ہاؤس میں جگہ محدود ہونے کے باعث صحن میں ایک عدد مارکی بھی لگائی گئی۔ میئر صاحبہ کی آمد پر انہیں گرمجوشی سے خوش آمدید کہا گیا۔ چند منٹ کی غیر رسمی بات چیت میں انہیں جماعت کا پمفلٹ دکھایا گیا جو گھر گھر تقسیم کیا جا رہا ہے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم و ترجمہ سے ہوا۔ محترم رفیع الدین صاحب صدر واٹفورڈ نے افتتاحی تقریر میں جماعت کا تعارف پیش کیا۔ انہوں نے گھر گھر احمدیت کا پیغام پہنچانے کے پروگرام کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی اور مہمانوں کو جماعت کے امن، محبت، بھائی چارے اور ملک سے وفاداری کے جذبات سے آگاہ کیا۔

اس کے بعد محترمہ سال برنٹن نے تقریر کی۔ انہوں نے جماعت کے جذبات کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی خدا سے محبت نظر آتی ہے۔ انہوں نے احمدیت کے صحیح پیغام کو شہر کے باسیوں تک پہنچانے کی اس تحریک میں جماعت کے لئے نیک خواہشات کا اظہار بھی کیا۔

میئر صاحبہ نے بھی اس دعوت پر جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے معاشرے میں بالعموم اور واٹفورڈ میں بالخصوص انسانیت اور بھائی چارے کی ضرورت اور پرورش کا ذکر کیا اور جماعت کی کاوشوں کو خوش آئند قرار دیا۔ اس موقعہ پر مکرم فیض احمد صاحب ریجنل مشنری مربی نے سال برنٹن کو قرآن مجید کا ایک نسخہ بھی پیش کیا۔ تقریب کا اختتام اجتماعی دعا پر ہوا۔ مربی صاحب نے دعا کرائی۔ باہر مارکی میں چائے کا انتظام تھا۔ میئر صاحبہ دیر تک لجنہ مارکی میں موجود رہیں اور خواتین سے تبادلہ خیال کیا۔ وہ جماعت کے خیالات اور ممبران کی مہمان نوازی سے مطمئن اور خوش نظر آتی تھیں۔ انہوں نے مشن ہاؤس کے مختلف حصے بھی دیکھے اور مشورہ دیا کہ محدود جگہ کی وجہ سے اگر ایک مستقل مارکی لگا دی جائے تو مناسب ہوگا۔ میئر صاحبہ کے رخصت ہونے کے بعد تمام ممبران نے باجماعت نماز عشاء ادا کی اور اس طرح یہ تقریب اختتام تک پہنچی۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کی مساعی کو کامیاب فرمائے اور ہمیں خلیفہ وقت کی ہر تحریک پہ لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ قیمت 5 روپے

قرآن مجید
ایک بے عیب۔ مکمل اور آخری ہدایت نامہ

نورالدین منیر صاحب

قرآن مجید اول سے آخر تک اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جسے اس نے تمام بنی نوع انسان کی رشد و ہدایت کے لئے بطور ہدایت نامہ حضرت محمد مصطفیٰؐ خاتم الانبیاء پر بصورت وحی نازل فرمایا ہے۔ اس مضمون کے متعلق بعض قرآنی آیات درج ذیل ہیں۔

یہی کامل کتاب ہے اس امر میں کوئی شک نہیں کہ متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔" (البقرہ آیت:3`4)

(یعنی اول تو اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کے قائم کردہ نظام پر متقیوں کا ایمان غیب کے درجہ پر ہوتا ہے لیکن جب وہ اس میں دی گئی ہدایات پر عمل کرتے ہیں تو ان کا ایمان شہود اور حق الیقین کے مقام پر کھڑا کر دیا جاتا ہے)

آج میں نے تمہارے (فائدہ کے) لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنے احسان کو پورا کر دیا ہے اور تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا ہے۔

(المائدہ آیت:4)

یہ قرآن یقیناً اس (راہ کی) طرف راہ نمائی کرتا ہے جو سب سے زیادہ درست ہے۔

(بنی اسرائیل آیت:10)

اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے یقیناً ہر ایک (ضروری) بات کو مختلف پیرایوں میں بیان کیا ہے اور ایسا کیوں نہ کرتے کہ انسان سب سے بڑھ کر بحث کرنے والا ہے۔ (الکھف آیت:55) اور ہم قرآن میں آہستہ آہستہ وہ (تعلیم) اتار رہے ہیں جو مومنوں کے لئے (تو) شفاء اور رحمت کا موجب ہے اور ظالموں کو صرف فساد میں بڑھاتی ہے (بنی اسرائیل آیت:83) وہ رحمٰن خدا ہی ہے جس نے قرآن سکھایا ہے۔ (الرحمان آیات:2`3)

یہ قرآن بے انتہا رحم کرنے والے اور بار بار رحم کرنے والے (خدا) کی طرف سے نازل ہوا ہے (اور) ایسی کتاب ہے جس کی آیات خوب تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہیں اور جو (کتاب) خوب پڑھی جائے گی اور (ایسی زبان میں ہے جو) اپنا مطلب آپ کھول کر بیان کرتی ہے۔ مگر (یہ کتاب) انہیں کو فائدہ دیتی ہے جو روحانی علم رکھتے ہوں۔

(حٰم السجدہ آیت:3`4)

الٓمٓ۔ اللہ ایسی ذات ہے کہ اس کے سوا کوئی پرستش کا مستحق نہیں۔ کامل حیات والا (اپنی ذات میں قائم) اور (سب کو) قائم رکھنے والا۔ اس نے تجھ پر یہ کتاب حق پر مشتمل اتاری ہے۔ (آل عمران آیات:2`3`4)

اے لوگو! یہ رسول تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق لے کر آ چکا ہے۔

(النساء آیت:171)

اے لوگو! تمہارے پاس رب کی طرف سے ایک کھلی دلیل آ چکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف (نہایت) روشن نور اتارا ہے۔ (النساء آیت:175)

اور اس قرآن کو ہم نے حق (وحکمت) کے ساتھ اتارا ہے اور حق (وحکمت) کے ساتھ ہی یہ اترا ہے (بنی اسرائیل آیت:106) کہو (کہ) اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

(الاعراف آیت:159)

اور جو ایمان لائے اور انہوں نے ایمان کے مطابق عمل کئے اور جو محمدؐ (رسول اللہ) پر نازل ہوا اس پر ایمان لائے اور وہی ان کے رب کی طرف سے حق ہے۔ اللہ ان کی بدیوں کو ڈھانپ دے گا اور ان کے حالات کو درست کر دے گا۔ (محمدؐ آیت:3)

اور کوئی چیز ایسی نہیں جس کے (غیر محدود) خزانے ہمارے پاس نہ ہوں لیکن ہم اسے ایک معین اندازے سے ہی اتارا کرتے ہیں۔

(الحجر آیت:22)

اس (قرآن) میں ایک پیغام ہے اس قوم کے لئے جو عبادت گزار ہے۔ (الانبیاء آیت:107)

اور یہ (قرآن) تو خدا سے ڈرنے والوں کے لئے نصیحت اور (بڑائی) کا موجب ہے۔

(الحاقہ آیت:49)

اس کی سچائی حق الیقین کی طرح ظاہر ہے (الحاقۃ آیت:52)

یہ (قرآن) اثر کرنے والی حکمت کی باتوں پر مشتمل ہے۔ (القمر آیت:6) اور ہم نے یہ کتاب ہر ایک بات کو کھول کر بیان کرنے کے لئے اور (تمام لوگوں کی) راہ نمائی کے لئے اور (ان پر) رحمت کرنے اور کامل فرمانبرداری اختیار کرنے والوں کو بشارت دینے کے لئے اتاری ہے۔ (النحل:90)

یہ چراغ (قرآن) بہت سے نوروں کا مجموعہ ہے

(نور آیت:36)

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے یقیناً ایک ایسی کتاب آ گئی ہے جو سراسر نصیحت ہے اور وہ (ہر) بیماری کے لئے جو سینوں میں (پائی جاتی) ہو شفاء (دینے والی) ہے اور ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

(یونس آیت:58)

اللہ وہی ہے جس نے حق کے ساتھ اس کامل کتاب (قرآن) اور میزان کو اتارا ہے۔

(شوریٰ آیت:18)

رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم نازل کیا گیا۔ وہ (قرآن) جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت (بنا کر بھیجا گیا) ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے۔ (البقرہ:186)

یہ شہادت اس امر پر ہے کہ وہ (قرآن) یقیناً قطعی اور آخری بات ہے۔ (الطارق:186)

اور ہم نے اس کتاب کو تجھ پر اس لئے اتارا ہے کہ جس بات کے متعلق انہوں نے (باہم) اختلاف پیدا کر دیا ہے (اس کی اصل حقیقت) کو تو ان پر روشن کرے اور (نیز) جو (اس پر) ایمان لائیں ان کے لئے یہ (کتاب) ہدایت اور رحمت (کا موجب) ہو۔

(النحل آیت:65)

یعنی اس کی (طرف) سے آنے والا ایک رسول جو (انہیں ایسے) پاکیزہ صحیفے پڑھ کر سناتا ہے۔ جن میں قائم رہنے والے احکام ہوں۔

(البینۃ آیات:3`4)

اس ذکر (یعنی قرآن) کو ہم نے ہی اتارا ہے اور ہم یقیناً اس کی حفاظت کریں گے۔ (الحجر آیت:10)

باطل نہ اس کے آگے سے آ سکتا ہے اور نہ اس کے پیچھے سے بڑی حکمتوں والے اور بڑی تعریفوں والے خدا کی طرف سے وہ اترا ہے۔

(حٰم السجدہ آیت:43)

یہ (وحی) تمہارے رب کی طرف سے دلائل سے پُر ہے اور مومنوں کے لئے ہدایت بھی ہے اور رحمت بھی۔ (الاعراف آیت:204)

یہ سب اللہ کے نشان ہیں جن کو ہم تیرے سامنے پوری سچائی کے ساتھ بیان کرتے ہیں پھر (بتاؤ تو) اللہ اور اس کے نشانوں کے بعد وہ کس چیز پر ایمان لائیں گے۔ (الجاثیہ آیت:7)

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے یقیناً ایک ایسی کتاب آ گئی ہے جو سراسر نصیحت ہے اور وہ ہر اس (بیماری) کے لئے جو سینوں میں (پائی جاتی) ہو شفاء (دینے والی) اور ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔" تو ان سے کہہ دے (کہ یہ سب کچھ) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے (وابستہ) ہے پس اس پر انہیں خوشی منانا چاہئے۔ جو (مال) وہ جمع کر رہے ہیں اس سے یہ (نعمت کہیں) زیادہ بہتر ہے۔

(یونس آیات:58`59)

مندرجہ بالا آیات میں سے الحجر آیت:10 کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا ہمیشہ کے لئے ذمہ لیا ہے۔ آج تک کہ قرآن مجید کے نزول پر پندرھویں صدی جا رہی ہے قرآن مجید اپنی اصل شکل میں محفوظ ہے۔ اور بشمول دیگر نقادان اسلام مثلاً نولڈیکے سرولیم میور وغیرہ جیسے مستشرقین نے بھی بڑی تحقیق کے بعد یہی گواہی دی ہے کہ قرآن مجید اب تک اپنی اصل شکل میں موجود ہے۔

(Introduction to the life of Muhammad)

مندرجہ بالا آیات قرآنیہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو ایک بے عیب اور مکمل ہدایت نامہ قرار دیا ہے یعنی اس میں دیئے گئے تصورات کو اپنا کر اور اس میں دی گئی ہدایات یا احکام کی تعمیل کر کے انسان دینی و دنیوی فلاح حاصل کر سکتا ہے اور اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو روحانی۔ اخلاقی۔ سیاسی اور اقتصادی لحاظ سے امن و امان اور راحت و خوشی سے سر کر سکتا ہے۔

قرآن مجید نے ہر ایک مومن کے لئے خواہ وہ مرد ہو یا عورت ایک یہ مقصد قرار دیا ہے کہ وہ اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر عمل کریں۔ (النساء آیت:59۔ الاحزاب آیت:22) اور اس ضمن میں خوشخبری دی ہے کہ اس طرح وہ تمہارے اعمال میں سے کوئی عمل بھی ضائع نہیں ہونے دے گا"۔

(الحجرات آیت:15)

اس مقصد کو کما حقہ پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے متعلق پورا علم حاصل کیا جائے جو قرآن مجید اور سنت نبوی میں موجود ہے۔ خصوصاً اللہ تعالیٰ کی صفات کا علم جس کے ذریعہ مومنین پر اللہ کے حقوق اور ان کے باہمی حقوق اور ذمہ داریوں کا علم حاصل ہوتا ہے۔ اور جن پر عمل کرنے سے ہی وہ ایک فلاحی معاشرہ تشکیل دے سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ مومنین کا ایک یہ بھی مقصد قرار دیا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ودیعت کردہ صلاحیتوں کو کام میں لاتے ہوئے ہر قسم کے دنیوی علوم میں مہارت پیدا کر کے اور ان کے عملی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے کبھی بھی دوسری قوموں میں اپنے متعلق کمزوری اور بے بسی کا احساس پیدا نہ ہونے دیں بلکہ

ایسی دفاعی طاقت ہروقت پیدا رکھیں جس سے اللہ تعالیٰ اور مومنین کے دشمنوں کو ان پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہو اور ان کے دشمن ان کی حربی طاقت سے ہمیشہ ڈرتے رہیں۔ (انفال آیت:71)

نیز اللہ تعالیٰ کا یہ بھی حکم ہے کہ مومنین اپنی زندگی کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنی آزمائش سمجھیں اور ہر قسم کے دکھ اور سکھ میں اسی کی رضا میں راضی رہیں اور اس کی رضاء کے حصول کے لئے ہمہ وقت کوشش کرتے رہیں۔ اور یہ بھی ملحوظ رکھیں کہ مالدار ہونا یا غریب ہونا خدا تعالیٰ کی خوشنودی یا ناراضگی کی علامت نہیں ہے بلکہ یہ زندگی اپنی ہر صورت میں ایک آزمائش ہے اور مومنین کا کام یہ ہے کہ وہ ہر قسم کی آزمائش میں اللہ تعالیٰ کا دامن نہ چھوڑیں بلکہ صبر وشکر کے ساتھ اس کی متعلقہ ہدایات پر عمل کرتے رہیں۔

(البقرہ آیات:156 تا 158)

نیز مومنین کو یہ بھی ہدایت ہے کہ اپنی زندگی میں اپنے نفس امارہ کی برائی کی ترغیبات کو اپنے نفس لوامہ کی طاقت سے بے اثر بناتے رہیں اور اپنے خیالات، تصورات، جذبات ارادوں اور افعال کو الٰہی احکام کے ماتحت لاکر نفس مطمئنہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں حتیٰ کہ موت کے وقت انہیں یہ پیغام مل جائے کہ اے نفس مطمئنہ! اپنے رب کی طرف لوٹ آ (اس حال میں کہ تو اسے) پسند کرنے والا بھی ہے اور اس کا پسندیدہ بھی۔ پھر تیرا (رب تجھے کہتا ہے) کہ آ میرے (خاص) بندوں میں داخل ہو جا اور (آ) میری جنت میں داخل ہو جا۔ (الفجر 28-31)

اسی طرح قرآن مجید نے اجتماعی لحاظ سے مومنین کے لئے یہ مقصد قرار دیا ہے کہ وہ ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیں جس میں دولت کی تقسیم مساویانہ ہو اور جس میں کوئی بھوکا رہے نہ پیاسا رہے اور نہ دھوپ میں جلے'' (الحشر:8 طٰہٰ:119-120) اور اس معاشرہ میں انفرادی اور اجتماعی طور پر عدل و انصاف قائم کیا جائے (المائدہ:9) اور امن بھی یہاں تک کہ اگر کوئی ریاست کسی دوسری اسلامی ریاست پر زیادتی کی مرتکب ہو اور اس کا امن برباد کرنے کی کوشش کرے تو ریاستوں کی انجمن اسے باہمی مذاکرات سے راہ راست پر لانے کی کوشش کرے اور اگر کوئی اور چارہ نہ ہو تو سب اس ظالم ریاست سے متحد ہو کر لڑیں حتیٰ کہ شر اور ظلم مٹ جائے اور امن اور حق وانصاف قائم ہو جائے۔ نیز یہ انجمن فتح کے بعد متحارب ریاستوں میں کسی پر بھی کسی قسم کی زیادتی نہ کرے اور کسی قسم کا ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کرے۔

(الحجرات:10)

مکرم مبشر احمد رند صاحب

محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کی حسین یادیں

میری پہلی ملاقات محترم ڈاکٹر صاحب سے 1995ء میں ہوئی اس وقت جب آپ امیر ضلع منتخب ہوئے۔

خاکسار کو چونکہ ہومیو پیتھک سے دلچسپی تھی اس حوالے سے مریضوں کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحب سے مشورہ کر لیا کرتا تھا محترم ڈاکٹر صاحب اس معاملہ میں میری راہنمائی فرماتے، دلجوئی کرتے اور نسخہ جات بھی بتاتے۔ جب خاکسار کا تبادلہ احمد آباد سٹیٹ ضلع میرپور خاص میں ہوا تو پھر محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کے ساتھ کام کرنے کا موقع بھی مل گیا۔ محترم ڈاکٹر صاحب کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا آپ کے ساتھ مل کر جماعتی خدمت کا مزہ ہی کچھ اور تھا۔

آپ واقفین زندگی سے بڑی محبت کرتے اور ان کی ضروریات کا بھرپور خیال رکھتے تھے۔ واقفین کا علاج معالجہ بھی فری کر دیتے۔ اگر آپ کو علم ہو جاتا کہ باہر کوئی واقف زندگی آئے ہوئے ہیں تو فوراً بلا لیتے۔ تشخیص اور علاج کرتے۔ خاکسار کا 2003ء میں احمد آباد سٹیٹ میں تبادلہ ہوا۔ سال بھر خدمت کا موقع ملا۔ اس دورانیہ میں محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم نے 2 کیمپس لگائے۔ خاکسار کے ہومیو پیتھک میں دلچسپی کی وجہ سے محترم ڈاکٹر صاحب نے ایک دفعہ فرمایا کہ یہ کیمپ آپ نے لگوانا ہے۔ علاقہ میں لوگوں کو اطلاع بھی کریں اور کیمپ کو کامیاب کرنے میں دعا اور کوشش بھی کریں۔ خاکسار نے احمد آباد فارم کے قریبی جماعت شریف آباد کے چوہدری کبیر احمد، چوہدری رفیع احمد اور چوہدری عبدالسلام صاحب (حال قائد ضلع عمرکوٹ) کو ساتھ لیا۔ ان نوجوانوں نے بڑا کام کیا۔ اس کیمپ میں کم وبیش 800 مریضوں کا علاج کیا گیا۔ جب کیمپ ختم ہوا تو محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم فرمانے لگے کہ آج مجھے کام کرنے کا بڑا مزہ آیا ہے۔ یہاں پر ہمارے نوجوانوں نے بہت اچھا اور نمایاں کام کیا اور خدمت کی ہے اور وہاں رضاکارانہ خدمت کرنے والوں کی بڑی حوصلہ افزائی فرمائی۔ دراصل جب بھی اور جہاں بھی کوئی احمدی نمایاں کام کرتا آپ اس کی قدر کرتے مزید کام کرنے کا حوصلہ دیتے اور دل کی گہرائیوں سے اس کو محبت دیتے اور حوصلہ افزائی کرتے اور وہ بھی آپ کا گرویدہ ہو جاتا اور یہی دو طرفہ محبت کا رشتہ پورے ضلع کے افراد میں خدمت کی نئی امنگ پیدا کر دیتا۔

یہ دو طرفہ محبت کبھی بھی ذاتی مفادات کے حصول کے لئے نہیں دیکھی گئی بلکہ ہمیشہ نظام جماعت کی بہتری، خلافت سے محبت میں ترقی اور سلسلہ کے کاموں میں تیزی پیدا کرنے کا موجب قرار پائی۔

خاکسار کا تبادلہ چک 24 نبی پور ضلع سانگھڑ میں ہوا تو آپ محترم ناظم صاحب وقف جدید کی اجازت سے خاکسار کو بھی بلوا لیتے اور ساتھ ہی کہہ دیتے اپنی دوائیاں بھی لیتے آنا۔

محترم ڈاکٹر صاحب کو دعوت الی اللہ کے میدان میں جنون کی حد تک شوق تھا۔ جیسا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ داعیان کے امیر تھے۔ آپ جمعہ کے دن اپنے مہمان دوستوں کو بلاتے حضور انور کا خطبہ جمعہ سنواتے اور ان کی بہترین خدمت کرتے اور انتہائی خوبصورت پیرائے میں تعارف کراتے اور اپنے ساتھ لگائے رکھتے۔ زیارت مرکز کے حوالہ سے مسلسل ان کی خدمات کا سلسلہ جاری رہا اور ان کا یہ سلسلہ زیارت مرکز کے حوالہ سے مہمان دوستوں پر بھی مشتمل ہوتا تھا اور نومبائعین پر بھی۔ ہر دو لحاظ سے یہ کام پورا سال جاری رکھتے اور اس معاملہ میں خاصی فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے۔

محترم امیر صاحب کے ہر شخص سے ہی پیار ومحبت کے نرالے انداز تھے ہر عید پر مجھے فون کرتے کہ مبشر صاحب آپ کہاں ہیں۔ میں بتاتا کہ فلاں جگہ پر ہوں تو کہتے کہ کل میں نے کچھ مہمانوں یا نومبائعین کی دعوت کی ہے آپ ضرور آئیں اگر تو خاکسار سندھ میں ہوتا تو چلا جاتا بصورت دیگر جانا مشکل ہوتا۔ پھر آپ کہتے کہ جب سندھ آئیں تو پہلے میرے پاس آئیں تو جب خاکسار سندھ جاتا تو محترم امیر صاحب کے پاس جاتا۔ آپ مل کر بہت خوش ہوتے اپنے ساتھ کھانا کھلاتے بعض دفعہ ہوٹل میں جا کر کھانا کھلاتے۔ مہمان نوازی میں بہت اعلیٰ مقام رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے بے شمار اوصاف آپ کی ذات میں ودیعت کر رکھے تھے یہ محض اللہ کا فضل تھا۔

دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں دور دراز علاقوں تک پہنچ جاتے۔ مربیان کرام کو بھی ساتھ رکھتے۔ بارہا خاکسار کو بھی ساتھ جانے کا موقع ملا۔ بعض دفعہ رات ایک بجے واپس پہنچتے تو بھی صبح فجر کی نماز پر حاضر ہوتے۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوا کہ رات کو دیر سے آئے اور پھر ہسپتال میں ایمرجنسی کا کیس آ گیا اور مریض دیکھنے چلے گئے اور صبح ہو گئی۔ اس سلسلہ میں ایک میڈیکل کیمپ کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

2005ء میں جناب ڈاکٹر اظہر اقبال صاحب امیر ضلع سانگھڑ نے محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب امیر ضلع میرپور خاص سے درخواست کی کہ سعید آباد میں کیمپ لگائیں۔ اس کیمپ میں کراچی، حیدر آباد، سانگھڑ، میرپور خاص اور مٹھی اضلاع کے ڈاکٹرز شامل تھے۔ ٹوٹل عملہ کی تعداد کم وبیش 40 تھی۔ جمعہ کا دن تھا مریض پورے سندھ سے آئے ہوئے 1200 کے قریب مریضوں کا علاج کیا گیا۔ جمعہ کی نماز بھی وہیں ادا کی گئی بعد ازاں پیر صاحب سے ملاقات ہوئی۔ پیر صاحب عبداللہ راشدی نے شکریہ ادا کیا۔ بہت ہی عمدہ رنگ میں خدمات کو سراہا اور کہا کہ یہ بہت ہی عظیم خدمت ہے جو آپ بجا لا رہے ہیں۔ محترم ڈاکٹر صاحب اس بات پر بڑے خوش تھے کہ پیر صاحب جھنڈے والے (صاحب العلم) کی گوٹھ میں کیمپ لگایا جن کا حضرت مسیح موعود کے ساتھ تعلق تھا حضرت مسیح موعود کے ساتھ خط وکتابت بھی ہوئی اور جن کا حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب میں تذکرہ بھی موجود ہے۔

محترم ڈاکٹر صاحب سندھ کے دور دراز علاقوں میں کیمپس لگایا کرتے تھے حتیٰ کہ نگر پارکر جو پسماندہ علاقہ ہے اور عام ماحول سے کٹا ہوا علاقہ ہے وہاں بھی محترم ڈاکٹر صاحب نے کیمپ لگائے اور غریب عوام کی بھرپور خدمت کی۔ یہی وجہ ہے کہ محترم ڈاکٹر صاحب کی قربانی پر سندھ بھر کے لوگوں میں ہمدردی رکھنے والے ڈاکٹر صاحب کی خدمات کو یاد کر کے روتے رہے۔

محترم ڈاکٹر صاحب کو جس طرح دعوت الی اللہ کا جنون کی حد تک شوق تھا اس طرح نومبائعین سے رابطہ، ان کی تربیت اور ان کے مسائل کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ خاکسار جب بھی دورہ پر جاتا تو یہی فرماتے کہ نومبائعین سے جا کر ملیں اور ان کا جماعت سے مضبوط رابطہ کرائیں۔ مکرم احسان اللہ چیمہ صاحب جب نائب ناظم وقف جدید تھے تو انہوں نے سہ ماہی تربیتی کورس کا نومبائعین کے لئے انعقاد کیا۔ سارے سندھ سے نومبائعین آئے۔ خاکسار کو بطور استاد مقرر کیا گیا تھا یہ سلسلہ 3 سال تک جاری رہا۔ محترم امیر صاحب ضلع اختتامی تقریب میں شامل ہوتے۔ نومبائعین کے مقابلہ جات ہوتے۔ محترم ڈاکٹر صاحب مقابلہ جات دیکھتے بہت خوشی اور فرحت محسوس کرتے انعامات تقسیم کرتے بلکہ اکثر انعامات اپنی طرف سے دیتے۔ اس طرح بے شمار نومبائعین بہترین رنگ میں نظام جماعت کے قریب تر ہو جاتے اور ساتھ ہی ان کو امیر صاحب سے ایک ذاتی تعلق ہو جاتا۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے وقف جدید کی بھی بہت خدمت کی توفیق پائی۔ مالی قربانی کے لحاظ سے بھی اور وقت کی قربانی کے لحاظ سے بھی آپ نے وقف جدید کے ساتھ بھرپور وفا کا تعلق رکھا ہوا تھا۔ مٹھی اور نگر پارکر کے ہسپتالوں پر پوری توجہ دیتے تھے۔ مٹھی ہسپتال کے عملہ کی ہر طرح سے راہنمائی کرتے تھے ہر ماہ مٹھی ہسپتال میں باقاعدگی سے فری میڈیکل کیمپ لگا کر تھر کی دکھی انسانیت کی خدمت کرتے تھے خدا تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں غیر معمولی شفاء رکھی ہوئی تھی آپ انسانیت کے لئے ایک بہترین مسیحا کا کردار ادا کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب مرحوم کے کروٹ کروٹ درجات بلند کرتا چلا جائے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

خدا تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب کی قربانی کو قبول فرمائے آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کی نسل میں اولاد در اولاد قیامت تک خادم دین وجود پیدا کرتا چلا جائے۔

مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب

سید ندیم احمد شاہ صاحب کی یاد میں

1929-1930ء کے لگ بھگ گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ایک معروف اور معزز سادات فیملی کو احمدیت قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اس خانوادہ کے سربراہ مکرم سید چراغ علی شاہ صاحب تھے۔ ان کی اہلیہ محترمہ سیدہ چراغ بی بی صاحبہ کچھ زیور تعلیم سے آراستہ تھیں اور گوجرہ قصبہ میں بچیوں کے لئے جو مقامی لوگوں نے ایک سکول کا اجراء کیا۔ تو انہیں سکول میں بطور ٹیچر ملازمت کرنے کی درخواست کی گئی۔ جو موصوفہ نے ایک دینی فریضہ خیال کرتے ہوئے اپنایا۔ اس لحاظ سے خاندان کو شہر بھر میں عزت واحترام سے دیکھا جاتا تھا۔ لیکن قبول احمدیت کے نتیجہ میں جب مخالفت شروع ہوئی تو آپ اس فرض سے سبکدوش ہو گئیں۔ محترم سید چراغ علی شاہ صاحب کے چار صاحبزادے تھے۔ مکرم سید محمد عبداللہ شاہ صاحب جو محکمہ تعلیم سے بحیثیت ہیڈ ماسٹر ریٹائر ہوئے۔ مکرم پیر محمد یوسف صاحب یہ بھی ہائی سکول سے ہیڈ ماسٹر ریٹائر ہوئے۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب بھی ملازمت پیشہ تھے اور ڈسکہ میں مقیم رہے۔ چوتھے صاحبزادے محترم احسن اسماعیل صدیقی صاحب تھے۔ جو مقامی سکول میں درس وتدریس کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ آپ ایک معروف اور قادر الکلام شاعر تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کی وفات پر ''گدڑی میں لعل'' کے اعزاز سے نوازا۔ جو آپ کی شاعری پر ایک سند ہے۔

مکرم سید ندیم احمد شاہ صاحب اسی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ آپ سید محمد عبداللہ شاہ صاحب کے پوتے تھے اور سید محمود احمد شاہ صاحب آف مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کے بڑے بیٹے ہیں۔ آپ کا تعلیمی کیریئر نہایت شاندار تھا۔ ہر درجہ تعلیم میں نمایاں پوزیشن ہولڈر رہنے والے ہونہار طالب علم تھے۔ الیکٹریکل انجینئرنگ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد عملی زندگی میں قدم رکھا اور ملازمت کا آغاز کیا۔ کچھ عرصہ اپنے ملک میں سلسلہ ملازمت کو جاری رکھا۔ بعد ازاں ملازمت کے سلسلہ میں دیار غیر چلے گئے۔ ایک کمپنی میں اعلیٰ پوسٹ پر فائز تھے۔ اپنی محنت اور دیانتداری کی بنا پر کمپنی میں ساکھ تھی۔ دس سال سے زائد کا عرصہ بیرون ملک گزارا۔ ہر سال جولائی، اگست میں اپنے والدین اور دیگر عزیز و اقارب سے ملنے پاکستان آتے اور خوشگوار یادیں چھوڑ کر جاتے۔ ان کی فیملی ساتھ ہوتی تھی۔ خوب رونقیں ہوتیں۔ محفلیں جمتیں۔ امسال بھی وہ اپنے وطن آنے والے تھے۔ اپنے بیوی بچوں کو پہلے پاکستان روانہ کر دیا۔ لیکن وہ زندہ وطن کو نہ لوٹے۔ بلکہ دار آخرت کے مسافر بن کر آئے۔ خدا کا کرنا یوں ہوا کہ بیمار ہو گئے۔ میڈیکل چیک اپ کروایا۔ تو ڈاکٹروں نے ہسپتال داخل ہونے کو کہا۔ پھر کیا تھا ایک بار ہسپتال آئے اور پھر ہسپتال ہی کے ہو کر رہ گئے اور ایک ماہ تک بیماری کی صعوبتیں برداشت کرتے رہے۔ مختلف ٹیسٹ ہوئے۔ لیکن ڈاکٹر تشخیص مرض نہ کر پائے۔ کوئی علاج کارگر نہ ہوا۔ بلکہ ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

آخرکار تدبیر پر تقدیر غالب آئی اور آپ یکم ستمبر 2009ء کو دیار غیر میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔

جماعت احمدیہ میں جو دینی اخوت کا رشتہ ہے۔ وہ قرون اولیٰ کی یاد دلاتا رہے۔ آپ وہاں کی مقامی جماعت کے صدر بھی تھے۔ احمدی احباب نے بیماری کے دوران، وفات پر اور میت کی پاکستان واپسی کے لئے بے مثال پُرخلوص خدمات سرانجام دیں۔ ہر طرح کی معاونت کی خون دیا ڈیوٹیاں دیں۔ اخراجات کا خیال رکھا۔ تعاون میں کوئی کمی نہ چھوڑی۔ اللہ تعالیٰ ان کی نیکیوں کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ 12 ستمبر 2009ء کو میت ربوہ لائی گئی۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بیت المبارک میں مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں ربوہ اور بیرون ربوہ سے کثیر تعداد افراد نے شرکت کی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اور محترم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب امیر ضلع فیصل آباد نے دعا کروائی۔

اس نوجوان خوش خصال کی زندگی کے گوشے یادوں کے چراغ بنے ہوئے ہیں۔ کیونکہ ابھی اس نے عمر کی 42 بہاریں ہی تو دیکھی تھیں۔ بچے آنکھوں کے سامنے پل بڑھ رہے تھے۔ ہسپتال ہی میں تھے کہ بڑے بیٹے محسن عبداللہ کا اے لیول کا رزلٹ آیا بیٹے نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ شدید بیماری کے باوجود چہرہ خوشی ومسرت سے دمک اٹھا۔ ڈاکٹروں سے کہنے لگے۔ مجھے صحت یاب ہونے دو۔ میں بیٹے کی کامیابی کی خوشی میں آپ کو ضرور شامل کروں گا۔ لیکن یہ موقعہ ہی نہ آیا اور اسی آرزو اور خواہش کو اپنے سینہ میں لے کر منوں مٹی کے نیچے چلے گئے۔ محنتی اور لائق اور ذہین وفطین تھے۔ تعلیمی میدان میں نمایاں رہے۔ الیکٹریکل انجینئر بنے۔ ملازمت میں محنت اور دیانت کو شعار بنائے رکھا۔

خوش فکر اور خوش خیال نوجوان تھے۔ دین سے لگاؤ تھا۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی۔ خدام الاحمدیہ میں تھے تو ایک خادم کے طور پر تعاون میں پیش پیش رہے۔ بیرون ملک میں قیام کے دوران بھی جماعت سے رابطہ رکھا۔ جماعتی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر شریک رہے۔ سیکرٹری مال کے طور پر بھی کام کیا اور جماعت کے مالی نظام کو ریگولر اور منظّم کیا۔ کمپیوٹرائز سسٹم کو رائج کیا۔ پھر ایک جماعت کے صدر بنے تو جماعت کو مربوط کیا۔ ذمہ داریوں کو خوب نبھایا۔ جماعت احمدیہ کی ہر دلعزیز شخصیت بن گئے تھے۔

خلافت سے رشتہ اُلفت و وفا کا خوب استوار تھا۔ بارگاہ خلافت میں دعائیہ خطوط لکھتے۔ خود مع فیملی جلسہ سالانہ یو۔کے میں شرکت کی۔ اپنے بچوں کو حضور انور کی اردو کلاس میں شامل کروایا۔ بہت خوش وخرم تھے کہ بچوں کو یہ سعادت ملی ہے۔ حضور انور سے ملاقات کا ذکر عقیدت واحترام کے انداز میں کرتے۔ بڑے خوش اور فرحاں تھے کہ حضور انور کی زیارت اور جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت میسر آئی ہے۔

مہمان نواز تھے۔ یہ ان کا خاندانی ورثہ تھا۔ جس کے وہ امین تھے۔ ان کے دوست نے بتایا کہ جو بھی ان سے ملنے آتا۔ اسے بڑی محبت سے ملتے۔ خوب خاطر تواضع کرتے اور اس میں خوشی محسوس کرتے۔ دوسروں کی مدد کرنا فرض سمجھتے تھے۔ پردیس میں جو بھی مدد کا طالب ہوا۔ اسے خالی ہاتھ نہ لوٹایا۔ مالی معاونت کرتے۔ واپسی زر کا تقاضا نہ کرتے۔ دینے والا جب آسانی سے ادائیگی کر دے یہ اس کی صوابدید پر تھا۔ اس میں مالی نقصان بھی اٹھایا۔ لیکن ضرورت مند کو کبھی بھی مایوس نہ ہونے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے مالی فراغت دی ہوئی تھی۔ اس نعمت سے دوسروں کو جو مالی مشکلات کا شکار ہوتے ضرور متمتع کرتے۔

نرم خُو اور خوش گفتار وہ جواں تھا۔ بات کرنے کا رنگ ڈھنگ آتا تھا۔ ماپ تول کر بات کرتے۔ بڑوں کا دل میں احترام تھا اور چھوٹوں کے لئے اکرام۔ حفظ مراتب کا خیال رکھنے والے تھے۔ ملتے تو لبوں پر تبسم ہوتا۔ خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ دوست پرور انسان تھے۔ جن سے تعلق دوستی جوڑا اسے قائم ودائم رکھا۔ حق دوستی خوب نبھایا۔ یہی وجہ ہے کہ بیماری کے دوران اور وفات کے بعد احباب نے عملاً اس رشتہ کا ناطہ نہ توڑا۔ بڑی محبت اور چاہت کا مظاہرہ کیا۔ ہر گام پر اس کا سہارا بنے رہے۔ بلکہ دست وبازو ثابت ہوئے۔

جماعت کے عہدیداران سے تعاون کرنے والے تھے۔ سب کی عزت نفس کا خیال رکھنے والے وجود تھے۔ صدر جماعت بنے تو جماعتی کارکنان سے بڑی محبت اور شفقت سے پیش آتے۔ جماعتی نظام پر خود بھی کاربند رہتے اور دوسروں کو بھی پابند رہنے کی مساعی کرتے رہے۔ کوئی کارکن ملنے آتا۔ موقعہ کے مطابق اکل وشرب کا اہتمام کرتے گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ شخصیت میں نکھار آنے لگا تھا۔ رکھ رکھاؤ میں وقار اور متانت کے جوہر نمایاں ہونے لگے تھے۔

اخوت کے جذبہ میں نمو اور بالیدگی تھی۔ اپنے برادر اصغر مکرم ڈاکٹر سید کلیم احمد شاہ صاحب اور ان کے اہل خانہ سے گہرا پیار تھا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب کو اپنے بھائی کے پاکستان کے آنے کے پروگرام کا پتہ چلتا۔ تو ان کے اہل وعیال کے آرام کے سب سامان تیار کرتے۔ گھر کو سجایا جاتا۔ آمد پر عید کا سماں ہوتا۔ دونوں بھائیوں کا باہمی تعلق قابل رشک رہا۔ اسی محبت و وفا کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب دیدۂ پُرآب رہے اور بڑی ہمت اور جوانمردی سے اس عظیم صدمہ کو صبر جمیل سے برداشت کیا۔

والدین سے محبت اور اطاعت واحترام بھی مثالی رہا۔ والدین نے اپنے بیٹے کی ہر خواہش کو قدر کی نگاہ سے دیکھا اور پورا کیا اور لائق اور ہونہار فرزند نے بھی اپنے والدین کی خواہشات کو پورا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اپنے باپ اور والدہ کے دل کے قریب رہے۔ زندگی نشیب وفراز کا نام ہے۔ ان تمام مرحلوں میں وہ والدین کے آنکھ کا تارا بنے رہے۔ جواں سال بیٹے کی مرگ پر جو غم کے پہاڑ والدین پر ٹوٹے۔ ان کے کم وکیف سے وہی واقف ہیں۔ جن پر یہ بیتی ہے۔

مرحوم کی اہلیہ محترمہ عزیزہ سمیرا صاحبہ ایک بلند ہمت اور باحوصلہ خاتون ثابت ہوئیں۔ بیماری کے موقع پر خدمت پر مامور رہیں۔ بچوں کو سنبھالا۔ دیگر امور نپٹائے۔ جب شوہر نامدار فوت ہوئے۔ دیار غیر، تنہا عورت اور ملک سے باہر میت لے جانے کی قدغنیں اور قوانین وضوابط کے اذیت ناک مرحلوں سے گزرنا ایک باہمت خاتون کا ہی کام ہے۔ گیارہ دن اس کربناک حالت میں گزرے کہ خدا جانے کب یہ قانونی تقاضے پورے ہوں گے اور دوسرے تدفین کے مراحل طے ہوں گے۔ شوہر کی خواہش تھی کہ میری تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہو اس بہادر خاتون نے اپنے خاوند کی اس خواہش کو پورا کر دیا۔ عزیزم ندیم احمد صاحب کے بچوں نے بھی صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ آپ کے تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ ایک بیٹا اور بیٹی چھوٹی عمر کے ہیں۔ بچوں نے باپ کو اشکبار آنکھوں کے ساتھ لحد میں اترتے دیکھا۔ لیکن آہ وزاری نہ کی۔ رحمی رشتہ کی وجہ سے صدمہ اور غم کے آثار چہروں پر تھے۔

وہ خوش خرم اور شیریں کلام، بہ تقدیر الٰہی خاندان، دوست احباب اور جملہ رشتہ داروں کو داغ مفارقت دے گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے اور سوگوار خاندان اور جملہ احباب کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

''قدر نہ میری پہچانی کسی نے نہ محبت کی''

''ایک پریشان بچی کی طرف سے ماں کو جواب''

ہمیشہ ہر گھڑی، ہر پل یہی احساس کرتی تھی
تری پند و نصائح کا ہمیشہ پاس کرتی تھی
رہوں میں سرخرو، شوہر کے آگے آس کرتی تھی
بنوں اچھی بہو، میں ہر طریقہ خاص کرتی تھی
صلہ کیسا ملا؟ کیسے بتاؤں تجھ کو میری ماں
پریشاں ہے تیری بیٹی، بھلا کس کو بتاؤں ماں
خطا ہوتی اگر، تو اس کا میں اقرار کرتی تھی
ندامت کا جہاں تک ہو کر اظہار کرتی تھی
کسی بھی بات پر ہرگز نہ میں تکرار کرتی تھی
کہ اپنی خواہشوں کو چھوڑ کر ایثار کرتی تھی
مگر بدلے میں مجھ کو کیا ملا؟ کیسے بتاؤں ماں
کہ گزری ہے جو بیٹی پر، تجھے کیسے سناؤں ماں
کبھی سمٹا کے گھر کو، میں جو بنتی اور سنورتی تھی
لگا کے عطر کی خوشبو جو زینہ میں اترتی تھی
لبوں پہ مسکراہٹ لے کر استقبال کرتی تھی
مگر ماں کی طرف سے ہر لمحے یہ ڈانٹ پڑتی تھی
بتا کس کے لئے تو سارا یہ سنگار کرتی ہے؟
کہ نندوں کو ابھی سے کس لئے ہوشیار کرتی ہے
کبھی حق بات کہنے کو، جو میں مسئلہ بتاتی تھی
کہا جاتا تھا بیٹے سے ''زباں مجھ پر چلاتی تھی''
لبوں پہ ڈال کے چُپ جی کو میں اپنے جلاتی تھی
مگر ماں تم سے میں ان کا سدا قصہ چھپاتی تھی
کہوں کیسے مرے دل پہ جو گزری کیا بتاؤں ماں
کہ خود سے بھی چھپاتی ہوں، تمہیں کیسے بتاؤں ماں

سسر اور ساس کی ماں باپ سے بڑھ کر اطاعت کی
اشارہ ان کا ہر سمجھا، نہ ان سے کچھ شکایت کی
عزیزوں سے بھی شوہر کے سدا لطف و محبت کی
قدر نہ میری پہچانی، کسی نے نہ محبت کی
نکالا مجھ کو یوں گویا میں پتھر تھی زمانے کا
یہی انجام ہونا تھا مری ماں اس فسانے کا
میں بیٹی ہوں تری، ماں تو مجھے پہچان سکتی ہے
مرے جذبوں مرے احساس کو بھی جان سکتی ہے
میں کیسی ہوں مری ہر بات کو بھی مان سکتی ہے
میری خاطر ہر اک رشتے کو بھی تو دان سکتی ہے
یہ کیسا درد تھا تجھ تک مری ہر آہ پہنچتی تھی
قبر میں بھی مری ماں کیا کوئی دروازہ رکھتی تھی
تو آ کر خواب میں مجھ کو تسلی دے کے جاتی ہے
ترے ہونٹوں کی جنبش کی سدا آواز آتی ہے
مرے ابو کی آوازوں سے دنیا سمٹی جاتی ہے
خدا سے لو لگا پیاری تو کیوں دل کو جلاتی ہے
تری پند و نصائح کو سدا میں یاد رکھتی ہوں
جدا ہو کر میں شوہر سے خدا کو یاد کرتی ہوں
خدا کے سامنے جھک کر اسی سے حال کہتی ہوں
نہیں شکوہ خدا سے سختیاں سب جاں پہ سہتی ہوں
مگن ہر دم اسی کے عشق میں ہر آن رہتی ہوں
کہ سوچوں میں بھی دھارے کے اسی کے ساتھ بہتی ہوں
اسی پہ آس ہے بشریٰ، وہی سب کا کنارا ہے
کہ نہ رو اے مری پیاری، وہی سب کا سہارا ہے

قانتہ بشریٰ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

جلسہ عطاء اسناد و تقسیم انعامات

(گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

❁ گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کا جلسہ عطاء اسناد و تقسیم انعامات مورخہ 3/اپریل 2010ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ ریہرسل مورخہ 2/اپریل 2010ء کو ہوگی۔ اس جلسہ میں سیشن 2008-2006ء اور سیشن 2009-2007ء میں B.A اور B.Sc کا امتحان پاس کرنے والی طالبات کو ڈگریاں دی جائیں گی اور متعلقہ سیشن میں B.Sc,B.A کا امتحان پاس کرنے والی طالبات ادارہ کے آفس سے رجسٹریشن کیلئے فوری رابطہ کریں۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

درخواست دعا

❁ مکرم نعیم احمد اٹھوال صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ راشدہ نعیم صاحبہ گزشتہ ایک ہفتہ سے بیمار ہیں اور اس وقت فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

❁ مکرم محمد حفیظ قریشی صاحب دفتر دارالذکر لاہور کی اہلیہ محترمہ بلقیس اختر صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اب کمزوری اتنی زیادہ ہوگئی ہے کہ چل پھر نہیں سکتیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم عبدالمنان صاحب سابق سیکرٹری مال حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سانس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم محمد انوار الحق صاحب کلرک شعبہ مال دفتر دارالذکر لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خالہ زاد بہن محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شمس الدین صاحب گوجرانوالہ کو دل کی تکلیف ہو گئی ہے۔ ہسپتال میں آکسیجن لگی ہوئی ہے۔ گو طبیعت پہلے سے کچھ بہتر ہے مگر تسلی بخش نہیں ہے۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم رانا رفیق احمد صاحب ایک عرصہ سے بوجہ دمہ بیمار ہیں۔ پھیپھڑوں میں انفیکشن کی وجہ سے تکلیف ہے۔ احباب کرام سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم رانا داؤد احمد صاحب لاہور گزشتہ کئی ماہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں کمزوری بہت ہو چکی ہے۔ احباب کرام سے موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

❁ مکرم ملک مصدق احمد صاحب رکھ چراگاہ ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھائی مکرم ملک ابرار احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ بھکہ ضلع سرگودھا بعمر 53 سال صادق ہسپتال سرگودھا میں مورخہ 9 مارچ 2010ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اسی روز بھکہ میں مکرم محمد عاصم علیم صاحب معلم وقف جدید بھکہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ موصی تھے اگلے روز بعد نماز ظہر بیت المہدی میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد محترم راجہ صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ آپ مکرم ملک بشارت احمد صاحب کے بیٹے اور مکرم ملک طاہر احمد صاحب رکھ چراگاہ کے بڑے بھائی تھے۔ مرحوم نیک، تہجد گزار، پابند صوم وصلوٰۃ، ہمدرد اور ملنسار تھے۔ جماعتی کاموں میں بہت دلچسپی لیتے تھے۔ رکھ چراگاہ کے لمبا عرصہ تک صدر اور سیکرٹری مال رہے۔ پھر بھکہ آگئے تو یہاں بھی مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اور اس سلسلہ میں ضلعی میٹنگز میں بڑی باقاعدگی سے شرکت کرتے تھے۔ ایم ٹی اے کا بہت شوق تھا اور ہر وقت ایم ٹی اے لگائے رکھتے تھے اور خطبات وغیرہ کے سننے کا بڑی سختی سے پابندی کرتے اور کرواتے تھے۔ چندوں میں بہت باقاعدہ اور خلافت سے بے انتہا محبت رکھتے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ مکرمہ خورشید بی بی صاحبہ بنت مکرم ملک محبوب عالم صاحب بھکہ کے علاوہ تین بیٹے مکرم ملک اعجاز احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھکہ، مکرم ملک افتخار احمد صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھکہ حال سرگودھا اور مکرم ملک بلال احمد صاحب چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

فری مٹاپا کیمپ

❁ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں فری مٹاپا کیمپ مورخہ 18 مارچ 2010ء کو بوقت 10:00 بجے تا دوپہر 1:30 بجے آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور میں لگایا جائے گا۔ اس کیمپ میں جدید مشینوں کے ذریعہ ماہر ڈاکٹرز کی زیر نگرانی جسم میں چربی اور پٹھوں کی مقدار جانچنے/دوا اور خوراک کی تجویز کرنے میں مدد مل سکے گی۔ احباب و خواتین اس کیمپ سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

❁ مکرم ناصر احمد بھٹی صاحب سابق کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میری بھاوج مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم منور احمد قمر صاحب جرمنی کی کمر میں سخت درد کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم محمد صدیق صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ ذکیہ نصیر صاحبہ کا ایک سال قبل پیٹ کی رسولی کا آپریشن ہوا تھا۔ خون کی کمی کی وجہ سے شدید کمزوری ہے اور خون کی بوتلیں لگ رہی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم جاوید احمد جاوید صاحب صدر محلّہ دارالعلوم شرقی برکت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

ہمارے محلّہ کے ایک مخلص ممبر عاملہ مکرم عبدالرؤف صاحب سابق کارکن خزانہ صدر انجمن احمدیہ ابن مکرم عبدالغفور صاحب ایک سال ایک ماہ تکلیف دہ بیماری میں مبتلا رہ کر مورخہ 11 مارچ 2010ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں اپنے خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔ اسی روز محترم مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے بیت مبارک میں نماز عصر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں قبر تیار ہونے پر مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ (نومبائعین) نے دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ دو بیٹے، دو بھائی اور دو بہنیں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی اولاد کو اپنی حفاظت میں رکھے اور دینی و دنیوی نعماء سے نوازے۔ اور مرحوم کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

مدرسۃ الخواتین کا اجراء

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے احمدی خواتین کی علمی ترقی سے متعلق 1924ء میں سفر یورپ کے دوران جو سکیم بنائی تھی۔ اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے حضور نے 17 مارچ 1925ء کو ''مدرسۃ الخواتین'' کی بنیاد رکھی۔

چونکہ قابل معلمات اس وقت موجود نہیں تھیں اس لئے خود حضور بھی طالبات کو پڑھاتے تھے چنانچہ آپ نے اپنی مصروفیات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے دسمبر 1925ء میں فرمایا:

''میں صبح ناشتہ کے بعد مدرسۃ الخواتین میں پڑھاتا ہوں یہ ایک نیا مدرسہ قائم کیا گیا ہے۔ جس میں چند تعلیم یافتہ عورتوں کو داخل کیا گیا ہے ان میں میری تینوں بیویاں اور لڑکی بھی شامل ہیں ان کے علاوہ اور بھی ہیں چونکہ ہمیں اعلیٰ تعلیم دینے کے لئے معلم عورتیں نہیں ملتیں اس لئے چکیں ڈال کر عورتوں کو مرد پڑھاتے ہیں۔ آجکل میں ان عورتوں کو عربی پڑھاتا ہوں۔ مولوی شیر علی صاحب انگریزی پڑھاتے ہیں اور ماسٹر محمد طفیل صاحب جغرافیہ، سوا گھنٹہ تک میں انہیں پڑھاتا ہوں۔ اصل وقت تو 45 منٹ مقرر ہے مگر سارے استاد اپنا کچھ نہ کچھ وقت بڑھا لیتے ہیں کیونکہ مقررہ وقت کم ہے اور تعلیم زیادہ۔ اس کے بعد اس کمرہ میں جہاں کل دوست ملاقات کرتے ہیں جاتا ہوں ...... وہاں آکر میرا دفتری کام شروع ہوتا ہے...... اس وقت میں سلسلہ کے انتظامی کاموں اور کاغذات اور سکیموں کا مطالعہ کرتا ہوں اسی دوران میں دس بجے کے قریب ڈاک آجاتی ہے جن میں روزانہ...... سو سوا سو خطوط ہوتے ہیں جو کم از کم دو اڑھائی گھنٹہ کا کام ہوتا ہے ...... اس کے بعد میں کھانا کھانے جاتا ہوں پھر نماز ظہر کے لئے جاتا ہوں نماز پڑھانے کے بعد آکر سلسلہ کے کام جو سلسلہ سے تعلق رکھتے ہیں یا دفاتر کے کاغذات پڑھنے یا تدابیر سوچنے یا بعض علمی مضامین کے لئے مطالعہ کرتا ہوں ...... اس کے بعد پھر عصر کی نماز ...... پڑھانے کے بعد وہاں کچھ دیر دوستوں کے لئے بیٹھتا ہوں اور اگر درس ہو تو درس کے لئے چلا جاتا ہوں یا بیٹھ کر خطوط کے جواب لکھتا ہوں کہ مغرب کی نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔ وہ پڑھاتا ہوں اور اس کے بعد کھانا کھا کر عشاء کی نماز تک مطالعہ کرتا ہوں اور پھر عشاء کی نماز کے بعد کام کے لئے اسی کمرہ میں چلا جاتا ہوں جہاں 11 بجے اور 12 بجے تک ترجمہ قرآن کریم کا کام کرتا ہوں پھر علمی شوق کے لئے ذاتی مطالعہ کرتا ہوں ...... ساڑھے بارہ بجے یا ایک بجے تک یہ مطالعہ کرتا ہوں اس کے بعد جب بستر پر لیٹتا ہوں تو تھکان کی وجہ سے نیند نہیں آتی۔ آنکھوں کے سامنے چیزیں ہلتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ کیونکہ تھکان کی وجہ سے اعصاب کانپ رہے ہوتے ہیں اسی حالت میں نیند آجاتی ہے پھر صبح کی نماز کے بعد کام کا یہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔'' (تاریخ احمدیت جلد 4 ص 518)

مکرم محمود احمد صاحب صدر جماعت Calw

بیت قمر جرمنی میں بین المذاہب امن کانفرنس

مورخہ 7 نومبر 2009ء جماعت احمدیہ Calw کو بیت قمر میں ایک بین المذاہب امن کانفرنس کے انعقاد کی توفیق ملی۔

تلاوت قرآن پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ جس کے بعد کرسٹس آرگنائزیشن کے جناب پاسٹرومیولر صاحب (Pastro Muller)، ایوینگلش گرجے کے جناب گیولٹن بوتھ (Goltenboth)، ایک گرجے کی پادری محترمہ صبین شنائیڈر (Sabine Schneide) نے باری باری سامعین سے خطاب کیا۔ ہر ایک نے اپنے خطاب میں آج کے موضوع ''امن'' کے بارہ میں اپنا نقطہ نظر بیان کیا نیز اپنے فرقہ کے بارہ میں تعارف بھی کروایا۔ اس کے بعد بدھ ازم کی نمائندہ خاتون محترمہ کلاوڈیا (Frau Claudia Odjo) نے اپنے مذہب کا تعارف کروایا اور امن کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخر پر مکرم حماد احمد صاحب نے احمدیت کا تعارف کروایا اور اس کی امن کی تعلیم کے بارہ میں بھی بتایا۔ 36 مہمانوں میں سے اکثریت نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہمارے ذہنوں میں جو غلط فہمیاں دین حق کے بارہ میں تھیں آج ان کا تدارک ہو گیا ہے۔ مذاہب کے نمائندگان سمیت سب مہمانوں نے آئندہ بھی ایسے پروگرام منعقد کرنے پر تعاون کی یقین دہانی کروائی۔ کل حاضرین کی تعداد 50 رہی۔ مہمانوں کی خدمت کا خاص خیال رکھنے میں احباب جماعت نے بہت تعاون کیا۔

(ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی جنوری 2010ء)

بقیہ از صفحہ 1

عارضی لسٹ اور تدریس کا آغاز

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 11راگست 2010ء کو صبح 10 بجے مدرسۃ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کردی جائے گی۔ تدریس کا آغاز مورخہ 16راگست سے ہوگا حتمی داخلہ 31 دسمبر کے بعد تسلی بخش تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

نوٹ: انٹرویو کیلئے قواعد پر پورا اترنے والے امیدواران کو علیحدہ سے کوئی اطلاع نہیں بھجوائی جائے گی۔

مدرسۃ الحفظ شکور پارک نزد نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

فون: 047-6213322

(پرنسپل مدرسۃ الحفظ ربوہ)

تبدیلی نام

مکرم محمد سلیم اکبر صاحب 15/19 دارالعلوم غربی ثناء ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میں نے اپنا نام سلیم احمد سے تبدیل کر کے محمد سلیم اکبر رکھ لیا ہے مجھے آئندہ اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

تعارف کتب

جستہ جستہ حصہ دوئم

نام کتاب:۔ جستہ جستہ حصہ دوئم

نام مصنف: محمد سعید احمد

نام ناشر: خالد احمد سعید

صفحات: 150

سن اشاعت: 2010ء

مکرم محمد سعید احمد صاحب ابن مکرم محمد رفیق صاحب پیشہ کے لحاظ سے انجینئر ہیں آپ نے دینی ماحول میں پرورش پائی اور جماعتی خدمات میں پیش پیش رہے۔ خدام الاحمدیہ میں لمبا عرصہ خدمت کا موقع ملا۔ قائد ضلع لاہور بھی رہے۔ آپ وقتاً فوقتاً جماعتی اخباروں اور رسالوں میں متنوع موضوعات پر کافی محنت سے معلومات سے بھرپور مضامین تحریر کرتے رہے ہیں۔ آپ کے انہی مضامین پر مشتمل کتاب جستہ جستہ کا حصہ اول 1996ء میں شائع ہوا تھا۔ اب 5راگست 1998ء کے بعد روزنامہ الفضل، الفضل انٹرنیشنل، المصلح کراچی، IAAAE کے ٹیکنیکل میگزین اور مصباح میں شائع ہونے والے بعض مضامین کتابی شکل میں جستہ جستہ حصہ دوئم میں شائع کئے گئے ہیں۔

آپ عبادات، تربیت، سیرت، معاشرتی اصول وقواعد اور تاریخ کے موضوع پر علمی، تحقیقی مضامین لکھتے رہتے ہیں۔ آپ کی تحریر میں پختگی، معلومات میں برجستگی اور تحقیق میں گہرائی پائی جاتی ہے۔ اپنے مضامین کو واقعات اور روایات سے سجانے کا فن بھی آپ کو خوب آتا ہے۔

بطور انجینئر ملازمت کے سلسلہ میں پاکستان کے مختلف علاقہ میں آپ کو رہنے کا موقع ملا۔ آپ کے مضامین میں ان علاقہ جات کا تعارف و تذکرہ بھی جماعتی روایات کے حوالہ سے ملتا ہے۔

آپ کی تحریر میں سے ایک اقتباس بطور نمونہ درج ہے۔ آپ تحریر کرتے ہیں۔

''نفس امارہ سے نفس مطمئنہ کا سفر بہت کٹھن ہے۔ انا پرستی کے خول سے باہر نکلنا اور کسی دوسرے کی اطاعت کرنا بہت بڑا جہاد ہے۔ بلکہ ایک طرح کی موت ہے۔ معصیت میں غرق انسانوں کو انبیاء فرش سے اٹھا کر عرش تک لے جاتے ہیں۔ اس قسم کا عظیم ترین انقلاب آنحضرت ﷺ کے ذریعہ منصۂ شہود میں آیا۔ اس وقت کا خطہ عرب اسفل السافلین کا ہولناک منظر پیش کر رہا تھا۔ یہود قتل انبیاء کے گھناؤنے جرم کے باوجود محبوب الٰہی ہونے کے مدعی تھے۔ عیسائی توحید گم کر کے تثلیث پرستی کا شکار ہو چکے تھے۔ اہل ایران آگ پرستی کر کے داخل فی النار تھے اور مخلوق پرستی کے جذام میں گرفتار تھے۔ بدھ مت والے ہستی باری تعالیٰ کے منکر ہو کر بدھ پرستی میں غرق تھے۔ دہریت، فلسفہ، لادینی، بے دینی اور بدمذہبیت نے خدا سے دوری اور احکام خداوندی سے بغاوت کی ساری راہیں آسان کر دی تھیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا صحیح تصور ہی معدوم ہو چکا تھا۔ ہاں مذہب اور رسم و رواج کے نام پر خون کی ندیاں بہہ رہی تھیں۔ حق بگڑ کر ناحق بن چکا تھا۔ گویا بحرو بر میں فساد پیدا ہو چکا تھا۔ پوری دنیا ظلمت کدہ بن چکی تھی''۔ (ص نمبر 95)

آج کا دور تحریر و تقریر کا دور ہے۔ کتاب جستہ جستہ کے مصنف نے اپنا حصہ ادا کیا ہے۔ خدا تعالیٰ سب احمدیوں کو اس فرض کو ادا کرنے کی کما حقہ توفیق عطا فرمائے اور صداقت و حقانیت قرآن کو سمجھنے اور ساری دنیا میں پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اسی طرح مصنف کتاب ہذا کو اور اس کتاب کی اشاعت میں معاونت کرنے والوں کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

(ایم۔ آر۔ طاہر)

کمپیوٹر کورسز کا آغاز

کمپیوٹر سنٹر گورنمنٹ جامعہ نصرت میں درج ذیل کمپیوٹر کورسز کا آغاز ہو رہا ہے۔ خواہشمند طالبات 22 مارچ 2010ء تک داخلہ لے سکتی ہیں۔ مزید معلومات کیلئے کمپیوٹر سنٹر رابطہ کریں۔

COMPUTER BASICS (BEGINNER LEVEL)

WEB DEVELOPMENT (ADVANCED LEVEL)

www.jamianusrat.co.nr

برائے رابطہ 047-6214719 0333-6707106

ربوہ میں طلوع وغروب 17۔ مارچ

طلوع فجر	4:50
طلوع آفتاب	6:15
زوال آفتاب	12:17
غروب آفتاب	6:19

دعوت نامہ شرکت: ہومیو سیمینار بعنوان

نئے معالجاتی امکانات

سجاد سنٹر ربوہ: 0334-6372030

داخلہ نرسری کلاس شروع

نرسری کلاس میں داخلہ شروع ہو چکا ہے۔ سیٹیں مکمل ہونے پر داخلہ بند ہو جائے گا۔ نئی نرسری کلاس یکم مارچ 2010ء سے شروع ہوگی۔

فیوچر ریس اکیڈمی 0332-7057097 047-6213194

چاچا شفیع کے مشہور سموسے خالص مصالحہ جات

سے تیار کردہ ویجیٹیبل سموسہ، چکن سموسہ، قیمہ والا سموسہ، آلو والا سموسہ، شامی کباب، ویجیٹیبل رول، چکن رول، فروٹ کسٹرڈ، بادام کسٹرڈ، کھیر، فرنی بازار سے بارعایت خریدیں۔ معیار ہمارا نصب العین آزمائش شرط ہے۔ اپنی شادی بیاہ، نکاح آمین اور دیگر تقریبات کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

رابطہ: 0314-3089999

نیو گولڈ کراس کوریئر کی جانب سے خوشخبری

جلسہ سالانہ کیلئے خصوصی پیکج آج ہی فائدہ اٹھائیں۔

مکمل گارنٹی + بہترین سروس

سب سے کم ریٹ اور آپ کا اعتماد

جرمنی 260 یو۔ کے لندن 230 روپے فی کلو مزید کوئی اور چارجز نہیں۔ لاہور، کراچی، اسلام آباد، راولپنڈی فیصل آباد سے بھی اسی ریٹ پر پارسل بک کروانے کیلئے پہلے فون پر ربوہ آفس سے رابطہ کریں۔

اسد رضوان ریلوے روڈ ربوہ

فون آفس: 047:6215901 موبائل نمبرز تبدیل ہو چکے ہیں۔

رابطہ نمبرز جو 24 گھنٹے آپ کی خدمت کے لئے حاضر

0315-6215901,03157250557

FD-10